



سوال

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین بار طلاق کہہ دے تو کیا ایسی صورت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، قرآن و سنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں۔ (سائل: عمر دراز، تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

جواب

الحمد لله والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد!

■ مسئلہ طلاق بڑی نزاکت کا حامل ہے لیکن ہم لوگ اس سلسلہ میں بہت لاپرواہ واقع ہوتے ہیں، معمولی گھریلو ناچاکی کی بنیاد پر یکبار سہ طلاق دے دینا ہماری عادت بن چکی ہے حالانکہ طلاق دینے کا یہ طریقہ رسول اللہ ﷺ کو انتہائی ناپسند تھا، آپ ﷺ نے اس انداز سے طلاق دینے کو اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل اور مذاق قرار دیا ہے (سنن نسائی، الطلاق: ۳۴۳۰)

البتہ کتاب و سنت کی رو سے ایک مجلس میں دی ہوئی بیک وقت تین طلاقیں دینے سے ایک رجعی طلاق ہوتی ہے بشرطیکہ طلاق دینے کا پہلا یا دوسرا موقع ہو۔ دلائل حسب ذیل ہیں:

۱۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد نبوت، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دو سالہ دور حکومت میں تین طلاقیں، ایک طلاق کا حکم رکھتی تھیں، لیکن کثرت طلاق کی وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگوں نے اس معاملہ میں جلدی کی جس میں ان کے لیے نرمی اور آسانی تھی، اگر میں اسے نافذ کر دوں تو بہتر ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اسے نافذ کر دیا (صحیح مسلم، الطلاق، ۱۴۷۲) تاہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اقدام تعزیری و انتظامی نوعیت کا تھا، جیسا کہ اس بات کو کئی ایک حنفی اکابرین نے بھی تسلیم کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الرموز کتاب الطلاق اور حاشیہ طحاوی علی الدر المختار)

لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ



۲۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سیدنا رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں۔ لیکن اس کے بعد بہت افسردہ ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم نے اسے طلاق کس طرح دی تھی؟ عرض کیا: تین مرتبہ۔ آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا: ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دی تھیں؟ عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ ایک ہی طلاق ہوئی ہے اگر تم چاہو تو رجوع کر سکتے ہو۔، راوی حدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بیان کے مطابق انہوں نے رجوع کر کے اپنا گھر آباد کر لیا تھا۔ (مسند احمد: ص ۱۲۳/۴، ت: احمد شاہ کر)

اس حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هذا الحديث نص في المسئلة لا يقبل التأويل. (فتح الباری: ۹/۳۶۲)

یہ حدیث مسئلہ طلاق ثلاثہ کے متعلق ایک فیصلہ کن دلیل کی حیثیت رکھتی ہے جس کی کوئی تاویل نہیں کی جاسکتی۔

- بعض علمائے احناف نے بھی دلائل کے پیش نظر ان احادیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان علما میں مولانا پیر کرم شاہ، مولانا عبدالحمید قاسمی، مولانا حسین علی واں بھچراں، مولانا احمد الرحمن اسلام آباد اور پروفیسر محمد اکرم ورک سرفہرست ہیں۔ ان کے فتاویٰ کی تفصیل (ایک مجلس میں تین طلاق) نامی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔ بہر حال ان حقائق کی روشنی میں ایک باغیرت مسلمان کے لیے گنجائش ہے کہ اگر اس نے ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں تو دورانِ عدت بلا تجدید نکاح رجوع کر سکتا ہے، اور اگر عدت گزر چکی ہے تو بھی تجدید نکاح سے اپنا گھر آباد کر سکتا ہے۔ قرآن و حدیث کا یہی فیصلہ ہے اس کے علاوہ ہمارے ہاں رائج الوقت عائلی قوانین اور دیگر اسلامی ممالک میں بھی یہی فتویٰ دیا جاتا ہے۔
- ایک ہی مرتبہ طلاق کہنے والی مذموم روش سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو خود پر کنٹرول نہیں ہے، ہم یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ غصے، غمی یا خوشی کی حالت میں بے قابو ہونے کی وجوہات کو تلاش کریں۔



لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ

نماز، روزہ، ذکر و اذکار اور تلاوت قرآن کریم کی پابندی کیا کریں، وقتاً فوقتاً صدقہ و خیرات، اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔ ان نیکیوں کی برکت سے امید ہے اللہ تعالیٰ آپ کے تمام مسائل اور پریشانیوں کو حل فرمادیں گے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب اہل خانہ کو سعادت مندی اور نیکی و تقویٰ سے بھرپور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

مفتیان کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ (رئیس اللجنۃ) فضیلۃ الشیخ عبدالحکیم بلال حفظہ اللہ

الحکم

محمد



فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

محمد

